

شاعر کا تعارف: مولانا ظفر علی خاں (۱۸۷۳ء-۱۹۵۶ء)

وزیر آباد سے بجانب سیال کوٹ تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ”کرم آباد“ آتا ہے۔ چودھری کرم الہی، مولانا ظفر علی خاں کے دادا کا نام تھا اور ”کرم آباد“ بھی انہی کے نام سے منسوب ہے۔ کرم آباد کے قریب ہی ایک چھوٹے سے گاؤں کا نام ”کوٹ مہرتھ“ ہے جو مولانا ظفر علی خاں کی جائے ولادت ہے۔ ان کے والد کا نام چودھری سراج الدین احمد تھا جو محکمہ ڈاک میں پوسٹ ماسٹر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول وزیر آباد، میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول پٹیالہ اور گریجویٹن ایم اے او کالج علی گڑھ سے کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کر لی مگر جلد ہی اس ملازمت کو خیر آباد کہا اور حیدر آباد (دکن) میں ملازمت حاصل کر لی۔ سراج الدین احمد ملازمت سے سبک دوش ہو کر کرم آباد میں مستقل طور پر آ گئے تو انہوں نے ایک انوکھے کام کا آغاز کیا اور اردو زبان میں اخبار ”زمیندار“ نکالنا شروع کیا جسے وہ گرد و نواح کے زمینداروں کی رہنمائی کے لیے اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے اور ان کے ڈیروں پر پہنچاتے تھے۔ مولانا ظفر علی خاں حیدر آباد (دکن) سے ترک ملازمت کر کے کرم آباد آ گئے اور بڑی شن دہی سے ان کا ہاتھ بٹانے لگے۔ کچھ ہی عرصے بعد وہ ”زمیندار“ کو لے کر لاہور آ گئے اور اخبار چھاپ کر شائع کرنے لگے۔ بہت کم عرصے میں چاروں طرف ”زمیندار“ کا چرچا ہو گیا اور عوام نے مولانا ظفر علی خاں کو ”بابائے صحافت“ کا لقب دیا۔

مولانا ظفر علی خاں ایک وقت ایک قادر الکلام شاعر، شعلہ بیان مقرر، صاحب طرز انشا پرداز، بے باک صحافی، بہترین مترجم اور ایک دلیر سیاست دان ہونے کی حیرت انگیز مثال تھے۔ ہر چند مولانا کی اکثر ویش تر شاعری ہنگامی صورت حال کا تقاضا ہے تاہم انہوں نے جد و جہد میں وہ مقام پیدا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اچھی نعت وہی شاعر لکھتا ہے جس کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن ہو۔ اس لحاظ سے مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی خلوص، عقیدت، جدت طبع اور قدرت بیان کا حسین امتزاج ہے اور انہی خوبیوں کی بنا پر شامل کتاب نعت زبان زد خاص و عام ہے۔

مرکزی خیال

اس خوب صورت نعت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ حضور ﷺ ہی اس کائنات کا نور اولین ہیں۔ آپ ﷺ جہانوں کی تخلیق کی وجہ ہیں۔ آپ ﷺ سوئی ہوئی قوم اور بے کسوں کے نجات دہندہ ہیں۔ آپ ﷺ کی نظیر نہیں ملتی۔ بلاشبہ آپ ﷺ بے مثال ہیں۔ آپ ﷺ ہی صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین ہیں۔

خلاصہ

یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دل میں صرف اور صرف آپ ﷺ کی محبت کی تمنا ہے اور اسی محبت کی وجہ سے یہ دل زندہ ہے۔ جب آپ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے سب کو زندگی کے جینے کا شعور دیا، یہ بتایا کہ اس دنیا کا خالق اور مالک کون ہے؟ خدائے بزرگ و برتر نے اس کائنات کی ہر شے صرف آپ ﷺ کے لیے تخلیق فرمائی بلکہ آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لیے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اگر اس دنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس دنیا کا نور اولین کا سہرا آپ ﷺ ہی کے سر جاتا ہے۔ عرش الہی کی حقیقتوں سے بھی صرف آپ

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہی واقف ہیں۔ حتیٰ کہ جہاں حضرت جبریل کے پر جلتے ہیں اس سے آگے تک آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کی پہنچ ہے۔ آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ مجبوروں، یتیموں، بے کسوں، غریبوں اور دکھیوں کے والی ہیں۔ اُن کی دست گیری فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہی کی ذاتِ رحمت دو جہاں ہے اور آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ کے جیسا اور کوئی نہیں۔ آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ بے نظیر ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
تاریک رات	تاریک	آباد ہونا	بنا	خواہش۔ آرزو	تمنا
واقف	شناسا	مقصد	غایت	پہلا نور	نورِ اولیں
سہارا دیا	تھام لیا	اولیں	اولیٰ	روشنی	اُجالا
مکہ کی وادی	بطحا	مدینے کا پرانا نام	یثرب	بادشاہ	تاج دار
رحمتِ دو جہاں					
دو جہانوں کے لیے رحمت مراد نبی کریم					
الست					
قرآن کی وہ آیت جس میں روزِ ازل کو جب اللہ نے سب رحوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب نے ایک ہی جواب دیا کہ بے شک تو ہی ہمارا رب ہے۔					

اشعار کی تشریح

شعر 1:

دل جس سے رہا وہ تمنا تمہیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو

تشریح:

شاعر مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﷺ ہمارے دلوں میں جو سب سے بڑی خواہش اور تمنا ہے وہ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکت سے محبت ہے۔ آپ ﷺ کی محبت و اطاعت ہی سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ جب تک تمہارے دل میں میری محبت تمہاری جان، مال، آبرو، اولاد اور والدین سے بڑھ کر نہ ہو تم مومن نہیں ہو سکتے۔ شاعر مزید کہتے ہیں کہ ہم جس دنیا میں جی رہے ہیں وہ دنیا بھی آپ ﷺ کے دم قدم سے آباد ہے۔ رسالت مآب ﷺ سے محبت ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔ دینِ حق کی پہلی شرط ہی اُسوۂ حسنہ پر چلنا ہے۔ اگر اسی میں خلوص اور تابعداری نہ ہو تو وہ دل زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے۔

شعر 2:

مٹھو جو سینہ شبِ تاریکِ الست سے
اس نورِ اولیں کا اُجالا تمہیں تو ہو

تشریح:

اس شعر میں شاعر عالمِ ارواح میں انسانوں کا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی الوہیت، ربوبیت اور توحید کے اقرار کا ذکر کرتا ہے۔ سب سے پہلا نورِ حقیقی "الست" کی تاریکی میں اُجلا ہے۔ اس نور کی پہلی کرن ہیں۔ قرآن میں روزِ اول کے قول و قرار کا ذکر آیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ نے پہلے ایک نور پیدا کیا، پھر فرشتے اور رحوں میں ایک ہی روز پیدا کیں پھر ان سے پوچھا: "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" سب نے جواب دیا کہ "ہاں کیوں نہیں آپ ہی ہمارے رب ہیں۔"

شعر:3

سب کچھ مہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہیں تو ہو

تشریح: اس کائنات کی ہر شے بلاشبہ خدا نے اپنے محبوب نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے لیے پیدا کی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس خوب صورت کائنات اور دنیا کی تخلیق کا مقصد آپ ﷺ کی ذات گرامی کی تخلیق تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا کے بنانے کے ہر مقصد کا مقصد آپ ﷺ کی ہستی ہے۔ یعنی شاعر کہنا چاہتا ہے اگر آپ ﷺ کی ذات نہ ہوتی تو نہ اس دنیا کے رنگ ہوتے اور نہ گل و گلزار اور آپ ﷺ کا وجود ہی کائنات کی وجہ تخلیق ہے۔

شعر:4

جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جب رسالت مآب ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو جس مقام پر حضرت جبریل کے پر بھی جلنے لگتے ہیں اور انھوں نے بھی آگے رب تعالیٰ تک جانے سے انکار کر دیا۔ اس جگہ اور اس کی حقیقتوں سے آپ ﷺ واقف ہیں۔ جب ساتویں آسمان تک جبریل آپ ﷺ کو لے گئے اور سدرة المنتہی کے مقام پر پہنچے تو کہنے لگے: ”اے اللہ کے رسول ﷺ خاتم النبیین! آپ ﷺ میرا آخری مقام ہے اس سے آگے جاؤں گا تو میرے پر جل جائیں گے۔“ چنانچہ وہاں سے جناب رسالت مآب ﷺ تنہا ہی سفر پر روانہ ہوئے۔

شعر:5

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاج واپو و بطلانِ تمہیں تو ہو

تشریح: حضور نبی کریم ﷺ نے جہالت کی پستیوں میں آ کر قوم کو سہارا دیا۔ آپ ﷺ نے یتیموں، بے کسوں اور یتیموں کی امداد فرمائی۔ عرب کے جاہل معاشرے میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے عورتوں کو عزت دی، حقوق دلوائے اور غریبوں کی دست گیری کی۔ شاعر رسالت مآب ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے مکہ اور مدینہ کے تاجدار اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو فقیروں اور یتیموں کو کون پوچھتا۔ وہ قوم جو اپنی بد اخلاقیوں کی وجہ سے پستیوں میں گر رہی تھی آپ ﷺ نہ ہوتے تو اس قوم کو کون تھامتا۔ آپ ﷺ نے آ کر اندھیرے مٹا دیے اور چاروں طرف روشنی کا نور پھیل گیا۔

شعر:6

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تھا تمہیں تو ہو

تشریح: اس شعر میں شاعر مولا نا ظفر علی خان کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی ﷺ کی ذات کو دو جہانوں کے لیے رحمت قرار دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ پوری دنیا اور کسی اور قوم میں یہ مثال نہیں ملے گی کہ دونوں جہانوں یعنی اس دنیا اور اگلی دنیا کے لیے بھی صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات ہی رحمت کہلائی۔ حضور ﷺ کی پوری زندگی غصہ و زور کا ٹکڑا نہیں ہے۔ جب آپ ﷺ حق کا پیغام لے کر طائف گئے تو وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ سے بدسلوکی کی حتیٰ کہ پتھر تک مارے اور آپ ﷺ کا لہو نکل آیا مگر پھر بھی آپ ﷺ نے ان کے حق میں بددعا نہیں کی بلکہ معاف فرما دیا۔ اتنے کرم کی مثال کسی اور ہستی سے نہیں ملتی۔

مشق

۱۔ شامل کتاب نعت کے متن کے مطابق مناسب لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) دل کی _____ ہے وہ _____ تھیں تو ہو

(ب) سب غایتوں کی _____ تھیں تو ہو

(ج) جلتے ہیں _____ کے پہ _____ جس مقام پر

(د) اس _____ کا اُجالا تھیں تو ہو

(ه) دنیا میں _____ اور کون ہے

جواب

(الف)	تمنا	(ب)	غایتِ اولیٰ	(ج)	جبریلؑ	(د)	نوراؤلیں	(ه)	رحمتِ دو جہاں
-------	------	-----	-------------	-----	--------	-----	----------	-----	---------------

۲۔ شامل کتاب نعت کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) سیزہ شب تارِ است سے کیا بھوٹا؟

جواب: سیزہ شب تارِ است سے اس کائنات کا سب سے پہلا نور بھوٹا تھا۔

(ب) شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ حضور نبی کریم ﷺ کے واسطے پیدا کیا گیا۔

(ج) ”جلتے ہیں جبریل کے پر کس مقام پر“ کی وضاحت واقعہ معراج کی روشنی میں کریں۔

جواب: جب رسالت مآب ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو جب ساتویں آسمان تک جبریلؑ آپ ﷺ کو

لے گئے اور سدرة المنتہی کے مقام پر پہنچے تو کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ خاتم النبیین ﷺ یہ میرا آخری مقام ہے اس سے آگے جاؤں

گا تو میرے پر جل جائیں گے۔ چنانچہ وہاں سے جناب رسالت مآب ﷺ خاتم النبیین ﷺ تنہا ہی سفر پر روانہ ہوئے۔

(د) شاعر کے نزدیک آپ ﷺ کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

جواب: شاعر کے نزدیک آپ ﷺ کے ہاتھوں نے گرتے ہوؤں کو تھام لیا۔

(ه) شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک بے نظیر اور بے مثال ہستی نبی کریم ﷺ کی ہے۔

(و) شاعر نے ”اے تاجدارِ یثرب و یثما“ کہہ کر کسے مخاطب کیا ہے؟

جواب: شاعر نے ”اے تاجدارِ یثرب و یثما“ کہہ کر ہاشمی نبی کریم ﷺ کو مخاطب کیا ہے۔

۳۔ اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

شب تارِ است غایتِ اولیٰ یثرب و یثما نور اؤلیں رحمتِ دو جہاں

جواب: شب تارِ است غایتِ اولیٰ یثرب و یثما نور اؤلیں رحمتِ دو جہاں

شعری اصطلاحات:

مصرع:

لفظ ”مصرع“ کے لغوی معنی کواڑ (دروازے) کا ایک پٹ کے ہیں مگر شعری اصطلاح میں اس سے مراد آدھا شعر یا نصف بیت ہے۔
دوسرے لفظوں میں مصرع کا معنی الفاظ پر مشتمل وہ سطر ہے جو اگر نثر میں ہو تو فقرہ یا جملہ کہلائے اور اگر نظم میں ہو تو مصرع۔
مثلاً: ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے مصرع کی علامت ”ع“ ہے۔

شعر:

لفظ ”شعر“ کے لغوی معنی ہیں: کلام موزوں۔ دو مصرعے جو ایک وزن کے ہوں اور ایک خیال کو ظاہر کریں تو وہ شعر یا بیت ہے۔
مثلاً: زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

شعر کی علامت: ”ع“ ہے

قافیہ:

ہر شعر کے آخر میں آنے والے الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً: مرزا غالب کی ایک معروف غزل میں قافیہ ہے: ہوا، دوا، ماجرا، مدعا، صدا، بُرا
اور علامہ اقبال کی شامل کتاب نظم ”جاوید کے نام“ میں قافیہ ہے: مقام، شام، کلام، فام، نام

ردیف:

لفظ ”ردیف“ کے لفظی معنی ہیں: گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والا آدمی مگر شعری اصطلاح میں قافیہ کے بعد آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو جوں کے توں دہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔ جیسے مرزا غالب کی متذکرہ غزل کی ردیف ہے: ”کیا ہے“ اور علامہ اقبال کی شامل کتاب نظم
”جاوید کے نام“ کی ردیف ہے ”پیدا کر“۔

۴۔

شامل کتاب ”نعت“ میں قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

جواب: نعت کے قوافی: تمنا، دنیا، اُجالا، اُولیٰ، شناسا، بطحا، تنہا

نعت کے ردیف: تمہیں تو ہو

۵۔ صنفِ نظم ”نعت“ اور ”منقبت“ میں فرق واضح کریں۔

جواب:

منقبت	نعت
منقبت میں اہل بیت، صحابہ کرام اور اولیا کرام کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔	نعت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں حضور ﷺ کی تعریف اور شان بیان کی جائے۔

تشریح اشعار:

جس شعری تشریح کرنا مقصود ہو تو خیال رکھنا چاہیے کہ اس شعر میں بیان کی ہوئی باتوں کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر شعر میں کوئی محاورہ یا ترکیب یا تلخیص بیان ہوئی ہے تو اُسے کھول کر بیان کر دیا جائے۔ شعری تشریح کی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی، یہ جامع بھی ہو سکتی ہے اور خاصی طویل بھی۔ تشریح کے ضمن میں کوئی قول بھی لکھا جاسکتا ہے اور اگر اُسی معنی و مفہوم کا کوئی اور شعر یاد ہے تو وہ بھی لکھنا چاہیے۔ شامل کتاب ”نعت“ کے آخری شعری تشریح کم و بیش یوں ہوں گی:

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان

نظم کا عنوان: نعت

تشریح: مولانا ظفر علی خان رسول کریم ﷺ سے مخاطب ہیں کہ یا رسول کریم ﷺ خاتۃ النبیین ﷺ! آپ دنیا اور

آخرت دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا

اللہ رسول اللہ ﷺ! میرا ایمان ہے اور میرے ایمان کا حاصل یہی ہے کہ:

سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے، سب سے افضل
میرے ایمان کا مفصل کا بھی ہے مجمل

چنانچہ یا رسول اللہ ﷺ! جس کی دنیا میں کوئی مثال یا نظیر نہیں ہے وہ ہے آپ ﷺ خاتۃ النبیین ﷺ! آپ کی ذات

پاک ہے۔ یعنی باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کو صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

شاعر کے کہنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کائنات کے خالق و مالک کے بعد آپ ﷺ کا وجود مبارک سب سے عظیم ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

۶۔ شامل کتاب ”نعت“ کے پہلے دو شعروں کی تشریح کریں۔

جواب: شعر 1: دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمسین تو ہو

ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمسین تو ہو

تشریح:

شاعر مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ خاتۃ النبیین ﷺ! ہمارے دلوں میں جو سب سے بڑی خواہش اور تمنا ہے وہ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارک سے محبت ہے۔ آپ ﷺ کی محبت و اطاعت ہی سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ جب تک تمہارے دل میں میری محبت تمہاری جان، مال، آبرو، اولاد اور والدین سے بڑھ کر نہ ہو تم مومن نہیں ہو سکتے۔ شاعر مزید کہتے ہیں کہ ہم جس دنیا میں جی رہے ہیں وہ دنیا بھی آپ ﷺ کے دم قدم سے آباد ہے۔ رسالت مآب ﷺ سے محبت ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔ دین حق کی پہلی شرط ہی اسوۂ حسنہ پر چلنا ہے۔ اگر اسی میں خلوص اور تابعداری نہ ہو تو وہ دل زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے۔

شعر 2: بھوٹا جو سینہ شب تارِ الست سے

اس نورِ اولیں کا اُجالا تمسین تو ہو

تشریح:

اس شعر میں شاعر عالموں کو تخلیق کرنے سے پہلے عالم ارواح میں انسانوں کا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی الوہیت، ربوبیت اور توحید کے اقرار کا ذکر کرتا ہے۔ سب سے پہلا نور جو ”الست“ کی تاریکی یعنی اندھیرے سے بھوٹا آپ ﷺ کا نور کی پہلی کرن ہے۔ قرآن میں روزِ اول کے قول و قرار کا ذکر آیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک نور پیدا کیا، پھر غرضتے اور روضیں ایک ہی روز پیدا کیں پھر ان سے پوچھا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا کہ ”ہاں کیوں نہیں آپ ہی ہمارے رب ہیں!“

سرگرمیاں:

- تمام طلبہ اس نعت کو چارٹ پر خوش خط لکھیں۔ جس کا چارٹ اول آئے اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔
- کوئی خوش الحان طالب علم یہ نعت ترنم کے ساتھ کلاس میں سنائے۔
- طلبہ ”کلیات ظفر علی خاں“ میں سے مولانا ظفر علی خاں کی کوئی اور نعت تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

اشارات تدریس:

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ صنف نظم نعت اور منقبت میں کیا فرق ہے۔
- ۲۔ اساتذہ طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کے مختصر سوانحی حالات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اردو نعتیہ شاعری میں ان کا بڑا اونچا مقام و مرتبہ ہے۔
- ۳۔ اساتذہ طلبہ پر مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی اور ہنگامی شاعری کے مختصر اذکر کے علاوہ یہ بھی واضح کریں کہ وہ فی البدیہہ شعر کہنے پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے۔
- ۴۔ اساتذہ طلبہ کو اردو نعتیہ شاعری کی روایت سے بھی آگاہ کریں۔
- ۵۔ اساتذہ نعت کے دوسرے شعر کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کے حوالے سے قرآنی تلمیح ”الْسُّبُّ بِرَبِّكُمْ“ کی وضاحت بھی کریں۔
- ۶۔ اساتذہ طلبہ کو اختصار کے ساتھ واقعہ معراج سنائیں اور اس واقعے میں حضرت جبریلؑ کے کردار سے بھی آگاہ کریں۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) اس پیاری نعت کے شاعر ہیں: (الف) مظفر وارثی (ب) الطاف حسین حالی (ج) مولانا ظفر علی خاں (د) علامہ اقبال
- (2) حضور خَاتَمُ النَّبِيِّینَ ﷺ کی تمنا سے زندہ ہیں ہمارے: (الف) جگر (ب) دل ✓ (ج) دماغ (د) اختیارات
- (3) شعر کا ایک حصہ کہلاتا ہے اس کا: (الف) حصہ (ب) نشرہ (ج) مصرعہ ✓ (د) قافیہ
- (4) نظم میں ذکر ہے فرشتے: (الف) اسرافیلؑ کا (ب) عزرائیلؑ کا (ج) میکائیلؑ کا (د) جبرائیلؑ کا ✓
- (5) ایک مقام پر چاکرہ چلتے ہیں: (الف) عیسیٰ علیہ السلام کے (ب) جبرائیل علیہ السلام کے ✓ (ج) اسرافیل علیہ السلام کے (د) دانیال علیہ السلام کے
- (6) گرتے ہوؤں کو آ کر تھام لیا تھا: (الف) حضرت موسیٰؑ نے (ب) حضرت شعیبؑ نے (ج) حضرت محمدؐ نے (د) حضرت عیسیٰؑ نے
- (7) بابائے صحافت کا لقب ملا تھا: (الف) سر سید احمد خان کو (ب) مولانا آزاد کو (ج) شوکت علی خان کو (د) مولانا ظفر علی خاں کو ✓

(8) جس لطم میں نبی کریم ﷺ کی شان بیان کی جائے، اسے کہتے ہیں:

(الف) رباعی (ب) حمد ✓ (ج) نعت ✓ (د) منقبت

(9) وہ لطم جس میں بس رہے ہیں وہ _____ تسمیں تو ہو:

(الف) آسمان (ب) دنیا (ج) زمانہ (د) جہان

(10) سب غایتوں کی _____ تسمیں تو ہو:

(الف) رونق جہاں (ب) دولت جہاں (ج) غایت اولیٰ (د) مثل جہاں

(11) پھوٹا جو سینہ شب تار _____ سے:

(الف) مست (ب) است ✓ (ج) رحمت (د) شکست

(12) اس نور _____ کا اجالا تسمیں تو ہو:

(الف) آخریں (ب) آفریں (ج) ماہرین (د) لولیں ✓

جواب

(1)	(ج)	(2)	(ب)	(3)	(ج)	(4)	(د)	(5)	(ب)
(6)	(ج)	(7)	(د)	(8)	(ج)	(9)	(ب)	(10)	(ج)
(11)	(ب)	(12)	(د)	--	--	--	--	--	--

اضافی مختصر سوالات

(1) مولانا ظفر علی خاں کب اور کس شہر میں پیدا ہوئے؟

جواب: مولانا ظفر علی خاں ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ شہر کے قریب گاؤں ”کوٹ مہر تھ“ میں پیدا ہوئے۔

(2) انہوں نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: انہوں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد سے اور میٹرک کا امتحان پٹیلہ سے پاس کیا۔ پھر ایف۔ اے اور بی۔ اے علی گڑھ سے کیا۔

(3) مولوی سراج الدین ظفر علی خان کے کیا لگتے تھے؟

جواب: مولوی سراج الدین مولانا ظفر علی خان کے والد محترم تھے۔

(4) ان کے والد نے کون سا اخبار شروع کیا تھا؟

جواب: ان کے والد محترم نے مفت روزانہ اخبار ”زمیندار“ وزیر آباد سے نکالنا شروع کیا تھا۔

(5) مولانا ظفر علی خان کہاں سے ملازمت ترک کر کے کرم آباد اپنے آبائی گاؤں آئے؟

جواب: مولانا ظفر علی خان حیدر آباد (دکن) سے ملازمت ترک کر کے اپنے آبائی گاؤں کرم آباد آئے۔

(6) گرتے ہوؤں کو کس نے سنبھالا؟

جواب: گرتے ہوؤں کو حضور ﷺ نے آکر سنبھالا۔

(7) نعت کے کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔

(8) قافیہ کے کہتے ہیں

جواب: نظم یا غزل میں ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔

(9) ردیف کے کہتے ہیں؟

جواب: شاعری میں جو الفاظ قافیہ کے بعد بار بار آئیں اسے ردیف کہتے ہیں۔

(10) شاعر کے دل کی تمنا کس ہستی کی وجہ سے زندہ ہے؟

جواب: شاعر کے دل کی تمنا حضور ﷺ جیسی مبارک ہستی کی وجہ سے زندہ ہے۔

(11) اللہ نے یہ جہاں کس کے لیے بنایا؟

جواب: اللہ نے یہ جہاں حضور نبی کریم ﷺ کے لیے تخلیق کیا۔

(12) مولانا ظفر علی خان کو کیا لقب ملا اور کس نے دیا؟

جواب: جب چاروں طرف مولانا ظفر علی خان کے اخبار ”زمیندار“ کا چرچا ہوا تو عوام نے انہیں ”بابائے صحافت“ کا لقب دیا۔

(13) جہاں جبریل کے پر جلتے ہیں وہاں سے آگے حضور ﷺ کس طرح گئے؟

جواب: وہاں سے آگے حضور ﷺ سفید براق پر از خود شریف لے گئے۔

(14) اس جہان کا نور اولین کون ہے؟

جواب: اس جہان کا نور اولین بلاشبہ حضور ﷺ ہیں۔

(15) اچھی نعت کون لکھ سکتا ہے؟

جواب: جس بھی شاعر کے دل میں حضور ﷺ کی محبت کا جذبہ موجزن ہو صرف وہی اچھی نعت لکھ سکتا ہے۔

(16) وعدۃ الست کے کہتے ہیں؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے سب روحوں کو ایک ہی دن پیدا کیا اور ان سب سے پوچھا گیا تمہارا رب کون ہے؟ سب نے ایک ہی جواب دیا کہ یا

اللہ بے شک آپ ہی ہمارے رب ہیں۔

(17) سب غایتوں کی غایت اولیٰ کون ہے؟

جواب: سب غایتوں کی غایت اولیٰ نبی کریم ﷺ ہیں۔